50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۸ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تو بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے لیکن پیچش کی شکایت ہنوز رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ اُم ناصر صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کو کل ۱۰۳ درجے بخار رہا۔ نیز گلے میں بھی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

نمائندگان مجلس مشاورت اور احباب جماعت کا فرض

مجلس مشاورت کا ۲۳ واں اجلاس ختم ہو چکا اور جو احباب اس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ وہ اپنی اپنی جگہ واپس پہونچ چکے ہوں گے۔ اجلاس کی مختصر روئداد احباب "الفضل" میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ہماری یہ مجلس کوئی دنیوی رنگ نہیں رکھتی۔ اور نہ ہماری دیگر مجالس کی طرح اس کی غرض تفریح ہے اس میں جیسا کہ احباب کرام کو اچھی طرح علم ہے۔ نہایت اہم اور ضروری امور کے متعلق نمائندگان جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مشورے پیش کرتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان امور کے بارہ میں فیصلے صادر فرماتے ہیں۔ لیکن اسی پر بس نہیں۔ اس مجلس میں سلسلہ کے مختلف اداروں اور مختلف کاموں پر گفتگو کے دوران میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بہت سی ایسی باتیں بیان فرماتے ہیں۔ جن کو سن کر ایک مومن کے قلب میں بیداری اور ایمان میں جلا پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر ضمناً بعض اوقات حضور ایسے ایسے مسائل بیان فرماتے ہیں۔ کہ جو ہماری قومی ترقی اور جماعتی استحکام کے لئے بے حد اہم ہوتے ہیں۔ مثلاً اسی مجلس میں دوسرے دن حضور نے دار الشیوخ کے سوال پر بحث کے دوران میں یتیم پروری کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا۔ اس کی قدر و قیمت کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جنہیں اسے سننے کا موقعہ میسر آیا۔ اسی طرح قومی لحاظ سے حد درجہ اہمیت رکھنے والی بہت سی باتیں حضور بیان فرماتے ہیں لیکن اگر یہ سب سلسلہ اسی پر ختم ہو جائے۔ کہ بیرونی جماعتوں سے بعض لوگ نمائندے بن کر آئیں۔ یہاں دو تین روز ٹھہریں۔ باتیں سنیں۔ پھر گھروں کو واپس چلے جائیں۔ اور اس سب کارروائی کا جماعت پر کوئی اثر ہی پیدا نہ ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ یہ سب کچھ نعوذ باللہ لغو اور عبث فعل تھا۔ جو مومن کی شان سے بہت بعید بات ہے۔ اس تمام کارروائی کا جو ان ایام میں یہاں ہوئی ہے حقیقی فائدہ اٹھانے اور اس سے بہتر سے بہتر نتائج حاصل کرنے کا صحیح طریق یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ یہاں آئیں۔ وہ یہاں سے جو سنیں۔ اسے اپنے تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ اسے اپنے پاس ایک امانت تصور کرتے ہوئے دیگر احباب جماعت تک جلد سے جلد پہونچانے کے لئے بے قرار ہیں۔ اور اس کے لئے جلد سے جلد موقعہ پیدا کر کے دیگر احباب کو اس سے پوری طرح اور شرح و بسط کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہاں جو ہدایات فرمائی ہیں۔ ان پر ہر ایک دوست سے عمل کرانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس دفعہ اس بات پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ کہ نمائندگان مشاورت کی کارروائی اور دوسرے فیصلوں سے اپنے اپنے ہاں کے دوستوں کو پوری طرح واقف کریں حضور نے فرمایا تھا کہ نمائندگان کو جماعت کے دوست منتخب کر کے بھیجتے ہیں۔ لیکن اگر یہ واپس جا کر اپنے بھیجنے والوں کو بتائیں ہی نہیں کہ یہاں کیا ہوا۔ اور ان سے کیا کیا مطالبات کئے گئے ہیں۔ تو یقیناً یہ اپنے فرض میں کوتاہی کرنے والے ہوں گے۔ ایک شخص اگر کسی کو کسی کام پر مامور کر کے بھیجے۔ اور وہ اس کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں جا بیٹھے اور بھیجنے والے کو اطلاع بھی نہ دے کہ کیا ہوا۔ اور کیا نہیں ہوا۔ تو اس کے متعلق کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ذمہ واری کا احساس رکھنے والا اور فرض شناس ہے۔ اس امر کے متعلق حضور نے جو تاکید فرمائی تھی۔ وہ نمائندگان کو خوب معلوم ہے۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ امید نہیں۔ کہ کوئی مخلص اس میں کوتاہی کرے گا۔ لیکن بطور یاد دہانی عرض ہے کہ حضور نے اس بات پر خاص زور دیا تھا۔ کہ جلد از جلد اس کا موقعہ پیدا کیا جائے۔ یہ نہ ہو۔ کہ ہفتے گزر جائیں۔ اس طرح تاخیر واقعہ ہونے کا ایک خطرناک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بات ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ اور مشاورت کے حالات سننے اور اپنے پیارے امام کے ارشادات پر عمل کرنے کی جو تڑپ دل کے اندر ہوتی ہے۔ اس سے بروقت فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ تو وہ جوش سرد پڑ جاتا ہے اور اس تڑپ میں کمی آ جاتی ہے۔ اور پھر تحریک کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

اسی سلسلہ میں احباب جماعت کو بھی اپنے فرض سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ انہوں نے جن لوگوں کو نمائندہ کر کے بھیجا۔ اگر کسی وجہ سے وہ پیغام جو وہ یہاں سے لے کر گئے ہیں۔ ان تک پہونچانے میں تساہل سے کام لیں۔ تو انہیں خود چاہیئے۔ کہ فوراً جماعت کے جملہ احباب کا ایک جلسہ منعقد کر کے اپنے نمائندہ سے مشاورت کی کارروائی سنانے کا مطالبہ کریں۔ اور پھر ہر ایک بات پر ہر ایک دوست سے عمل کرانے کی کوشش کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مجلس کے اختتام پر جو روح پرور اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس سے ہر نمائندہ یہ اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ جماعت کے سامنے کتنا عظیم الشان کام ہے۔ اور اسے کس قدر جد و جہد اور قربانی کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں دوستوں کو سنائی ہی نہ جائیں۔ اور انہیں اس سے آگاہی نہ دی جائے۔ تو یہ کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ ہر احمدی کے دل میں وہ سپرٹ اور وہ جوش عمل پیدا ہو سکتا ہے۔ جو ہمارا مقدس اور پیارا امام پیدا کرنا چاہتا ہے اور جو ہماری کامیابی کے لئے اشد ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا جو کام ہے۔ وہ بہر حال ہو کر رہے گا ہمیں تو یہ فکر ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے کرنے میں ہمارا کتنا حصہ ہے۔ اور اپنے اپنے حصہ کو پوری کوشش کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی افتتاحی تقریر کو ہم جلد از جلد احباب تک پہونچانے کی کوشش کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

دعوۃ الامیر

ہمارا آئندہ نصاب "دعوۃ الامیر" ہے۔ صرف ابتدائی ۹۸ صفحات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی صحیح صحیح تعمیل کی غرض سے ہر احمدی کو اس کتاب پر مکمل عبور حاصل ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کے مدنظر ہمارے آئندہ تین امتحانوں کے لئے دعوۃ الامیر کو بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

اکثر احباب اور خدام کے پاس تو یہ کتاب پہلے ہی موجود ہوگی۔ اور اگر کسی کو خریدنی بھی ہو۔ تو اس کا کوئی غیر معمولی بار نہ ہوگا۔ دعوۃ الامیر جو کہ تقریباً ۳۰۰ صفحہ پر مشتمل ہے کی قیمت صرف گیارہ آنے ہے۔ اور آئندہ تین امتحانوں کے نصاب کے لئے گیارہ آنے صرف ہونا کوئی بوجھ نہ ہوگا۔ گزشتہ میں جو کتب بطور نصاب مقرر کی جاتی رہیں۔ ان کی اوسط قیمت موجودہ نصاب کی نسبت زیادہ ہوتی تھی۔

امید ہے کہ ان امتحانات میں شامل ہونے والے احباب جماعت اور خدام کے لئے اس کی قیمت روک نہ ہوگی۔ امیدواران جلد ہی اپنے ہاں کی مجالس کے قائدین یا زعماء کے پاس اپنے نام آئندہ امتحان کے لئے درج کرادیں۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال کا نصاب

قائدین۔ زعماء اور مربی حضرات کی اطلاع و تعمیل کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سہ ماہی رواں مختتمہ ۱۰ ہجرت (مئی) کے لئے حسب ذیل نصاب تجویز کیا گیا ہے۔ آپ عرصہ مہینہ میں یہ نصاب پوری طرح تیار کروادیں۔ تا آئندہ سہ ماہی میں اگلے کورس کی تیاری کی جا سکے۔ سات سے ۱۰ سال تک کے بچوں کو کلمہ شہادت با ترجمہ۔ نماز مسجد میں آنے جانے کی دعائیں اور آئینہ کے بیٹے تو اشعار حفظ کرائیں۔

۱۱ سے ۱۵ سال تک کے بچوں کو نصاب بالا کے علاوہ نماز کا ترجمہ سکھائیں۔ آخری پارہ کی دس سورتیں اور امین کے ۱۰ اشعار (۱۰ - ۱۹) زبانی یاد کروائیں۔ مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال مرکزیہ

دیکھ

از جناب منشی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

آستانِ حضرتِ محمودؐ پہ سرِ دھر کے دیکھ
نارسائی پر نہ رو آوارۂ دشتِ خیال

جا رہا ہے منزلِ مقصود سے کوسوں پرے
المدد اں المدد اے ربِ مسیح قادیاں

بن کے بزدل رہ گیا دنیا سے ڈر کے کیا ملا
موت سے آزاد ہو تیرا جہانِ زندگی

بہ رہے ہیں چشمۂ عرفاں کر لبِ محمود پہ
ذرہ ذرہ قادیاں کا جلوہ زارِ عشق ہے

بن گیا رشکِ چراغِ طور ہر داغِ جگر
بن کے پرِ رحمت کی موجوں پر بہا جاتا ہوں میں

معرفت کے موتیوں سے اپنی جھولی بھر کے دیکھ
آنکھ کر پیدا اطلب کی نقشِ پا پر سر کے دیکھ

دیکھ اے ناداں کرشمے ایک ہی ٹھوکر کے دیکھ
پار ہو جائیگا بیڑا یہ وظیفہ کر کے دیکھ

جراتیں تجھ پہ ہوں قرباں اب خدا سے ڈر کے دیکھ
دینِ حق کی راہ میں اے جینے والے مر کے دیکھ

پی لے دو گھونٹ ذرا آبِ بقا نور دیکھ
جھلکیاں حسنِ ازل کی دیکھ ہاں جی بھر کے دیکھ

یہ تجلی ریز جلوے اک حسیں پیکر کے دیکھ
رفعتوں میں شہپر پرواز اس بے پر کے دیکھ

کر دیا لائق اجابت کو دعا کا ہمنوا
درد میں ڈوبے ہوئے نالے کسی مضطر کے دیکھ

اخبار احمدیہ

محلہ دار الرحمت قادیان میں تعلیم قرآن

جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی ہدایت فرمائی ہے محلہ دار الرحمت میں جناب صوفی غلام محمد صاحب احباب محلہ کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھاتے ہیں روزانہ ایک چھوٹا سا سبق دیا جاتا ہے۔ جو دوسرے دن پہلے سنا جاتا ہے۔ اور پھر آگے سبق دیا جاتا ہے۔ اس وقت تک سورۃ [illegible] شروع کرا کر سورۃ والضحیٰ تک ختم ہے۔ اگر باقی محلوں میں بھی اس طرح قرآن کریم کی تعلیم دینا شروع ہو تو تھوڑے ہی عرصہ میں نیک نتائج نکلتے نظر آئیں گے۔ سکرٹری انصار اللہ دار الرحمت

پتہ درکار ہے

چودھری نظام الدین صاحب باجوہ جو پہلے چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا میں اور اب ریاست بہاولپور میں رہتے ہیں کا پتہ مطلوب ہے۔ کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔ خاکسار (چودھری) غلام رسول بسرا از چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا

درخواست ہائے دعا

(۱) چودھری محمد حسین صاحب ملتان ان کی اہلیہ اور بچے بیمار ہیں۔ (۲) سید اعجاز احمد صاحب لاہور بیمار ہیں (۳) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے کو مسوڑھوں میں تکلیف ہے۔ (۴) مرزا مبارک بیگ صاحب مغل پورہ کی والدہ صاحبہ بعارضہ کھانسی وغیرہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح

۲۵ اپریل کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم احمد زمان عباسی کا نکاح امۃ الرشید بیگم بنت جناب مرزا اکبر بیگ صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پڑھ کر اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت بنائے آمین۔ خاکسار والد احمد زمان محلہ دار الرحمت

ولادت

۲۴ اپریل کو پروفیسر اخوند محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار صالح احمد خان

تحریک قرضہ پچاس ہزار

تحریک قرضہ پچاس ہزار کے روپیہ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ اپریل کا قرعہ ڈالا گیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کا نام نکلا ہے۔ وہ اپنی رسیدات دفتر بیت المال میں واپس کر کے اپنا اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب بھاجوگی ۳۰۰
(۲) چودھری عبد اللہ خان صاحب سب جج پٹھانکوٹ ۱۰۰
(۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قادیان ۱۰۰
(۴) نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ منیر منزل قادیان ۱۰۰
(۵) بشرےٰ بیگم صاحبہ " " ۱۰۰ (۶) ابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر قادیان ۱۰۰ روپیہ
(۷) بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر قادیان ۱۰۰ (۸) خان صاحب راجہ علی محمد صاحب لاہور ۱۰۰

ناظر بیت المال قادیان

وصایا کی بحالی

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ حصہ آمد کا بقایا ادا کرنے کے بحال کر دی گئی ہیں۔

(۱) استانی کلثوم بیگم صاحبہ موصیہ نمبر ۴۲۹۳ دہلی (۲) غلام قادر صاحب گھٹیالیاں موصی نمبر ۵۱۱۴ (۳) چودھری نبی احمد صاحب موصی نمبر ۳۲۳۴ (۴) میاں محمد یوسف صاحب موضع جھول سندھ موصی نمبر ۵۲۰۱ (۵) سید پیر احمد صاحب ہوشیار پور موصی نمبر ۲۲۷۸ (۶) میاں نانک صاحب کشمیری سیکھواں موصی نمبر ۴۸۶ (۷) منشی میاں خان صاحب موصی نمبر ۳۲۹۶ (۸) ملک ستار محمد صاحب دولمیال

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

فلسفۂ قربانی

از جناب ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۱)

لفظ قربانی قربان سے ہے۔ اس کے معنے ہیں کسی سے قریب ہونا اور کسی کا قرب حاصل کرنا۔ لغت عربی میں قربان سے ایسی چیز بھی مراد ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا مطلوب ہو۔

قربانی کا مسئلہ ہر ایک مذہب میں پایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک امت جو کسی نبی کے ذریعے دُنیا میں قائم کی گئی ہے۔ اس کے لئے منجملہ دیگر احکام شرعیہ کے قربانی کو بھی ایک فرودی عمل قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آیت ولکل امۃ جعلنا منسکاً میں علاوہ دوسرے احکام شریعت کے لفظ منسکاً میں قربانی کا مفہوم بھی بطور عبادت اور طاعت شامل سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سلسلۂ نوع انسانی کے شروع میں ہی آدم جو پہلا نبی تھا۔ اس کی شریعت میں بھی قربانی کا مسئلہ عملی احکام میں شامل تھا۔ کیونکہ قرآن کریم کی سورہ مائدہ میں آدم کے دو بیٹوں کی قربانی پیش کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو یقیناً آدم کی شرعی تعلیم کے نتیجہ میں ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ فقرہ اذ قربا قربانا سے ظاہر ہے۔ اسی طرح قوم یہود کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت تسلیم کرنے میں یہ عذر پیش کرنا کہ ان اللہ عھد الینا الا نومن لرسول حتےٰ یاتینا بقربان تاکلہ النار کہ خدا کی طرف سے ہمیں اس بات کا حکم ملا ہوا ہے کہ ہم کسی رسول کے متعلق جو سوختنی قربانی کا حکم نہ دے۔ اور اس کا عملی نمونہ پیش نہ کرے۔ اس کے رسول ہونے کا اعتبار نہ کریں۔ اور نہ اس پر ایمان لائیں۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قوم یہود میں بھی قربانی کا رواج تھا۔

زرتشتیوں اور مجوسیوں کا آتشکدہ پرستی کے ساتھ تعلق بھی ایران میں سوختنی قربانی کے معنوں میں ہی پایا جاتا تھا۔ اور قوم ہنود کے اندر ہوم و ہون کرنے کی رسم اور رواج پایا جاتا ہے۔ یہ بھی سوختنی قربانی کی شکل میں ایک قسم کی قربانی ہی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور فرمانے پر اگرچہ اسلام کی شان تجدید سے سوختنی وغیرہ قربانیوں کا طریق عمل منسوخ کر دیا گیا۔ لیکن اس عالمگیر مذہب نے اس کی جگہ ایک پرحکمت طریق قربانی کا جو اپنے اندر وسیع حکمتیں رکھتا تھا۔ دُنیا کی اصلاح اور حقیقی مقصد زندگی کے حصول کی غرض سے پیش کر دیا اور وُہ قربانی کا پاک اور حقیقی مقصد وہی ہے جس کے لئے تصویری زبان میں مرکزی نشان کے طور پر عید الاضحےٰ کے دن کی قربانیاں مقرر کی گئی ہیں:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان قربانیوں کی حکمت خطبہ الہامیہ میں نہایت ہی بسط اور شرح سے بیان فرمائی تھی۔ اس خطبہ کے چند فقرات جو قربانی کی حکمت اور حقیقت کے متعلق ذیل میں ملاحظہ فرمایئے جو اس کے ترجمہ اردو سے منقول ہیں:۔

"یہ کام (قربانی) ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں۔ اور اس سواری کی طرح سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی کے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو۔ اور اسی وجہ سے ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں خدا تعالےٰ کے قرب اور ملاقات کی موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں۔ اور اسی لئے قربانی کا نام عربی زبان میں نسیکہ ہے اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وُہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو معہ اس کی تمام قوتوں اور معہ اس کے ان محبوبوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے۔ اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے۔ اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں۔ اور وُہ خود بھی گداز ہو گیا۔ اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا۔ اور چھپ گیا۔ اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں۔ اور اس کے وجود کے ذرات کو اس ہوا کے سخت دھکے اڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دو نو مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں۔ غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا۔ اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا۔ پس اس پر پوشیدہ نہیں رہیگا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی۔ کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے۔ اس بھید کی طرف اشارہ ہے۔ کہ وُہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے۔ وُہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے جو بُرے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے۔ اور ایسا حاکم ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اسی میں ہے۔ کہ اس حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے۔ اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالےٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پائے اور یہی اسلام کے معنے ہیں۔ اور یہی اطاعت کی حقیقت ہے۔ اور مسلمان وُہ ہے جس نے اپنا مونہہ ذبح ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کے آگے رکھدیا۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو۔ اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اس کو گرا دیا ہو۔ اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔ پس حاصل کلام یہ ہے۔ کہ ذبیحے اور قربانیاں جو اسلام میں مروج ہیں۔ وُہ سب اسی مقصود کے لئے جو بدل نفس ہے۔ بطور یاددہانی ہیں۔ اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔ "اصل رُوح کی قربانی ہے ... اور بکروں کی قربانیاں رُوح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں"۔

خطبہ الہامیہ کی عبارت جو اصل الہامی عربی عبارت کا اُردو ترجمہ بطور اقتباس نقل کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ مذہب اسلام میں قربانی۔ اور اس کی حکمت کیسے کیسے حقائق اپنے اندر رکھتی ہے اور جانور جو قربانی کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل حقیقی قربانی جو نفس امارہ کے طبعی جذبات کی روحانی قربانی ہے۔ اس کے اظلال اور آثار ہے۔

اور جیسا کہ حضرت اقدس نے خطبہ میں بیان فرمایا اسلام اور قربانی اپنے حقیقی مقصد اور مآل کے لحاظ سے ایک ہی چیز ہے اور مسلم اپنی زندگی کے اعلیٰ اور صحیح مقصد کے حصول کے لئے جو اللہ تعالےٰ کی رضا اور وصال ہے قربانیاں کرنے والی ہستی کا نام ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو سب کچھ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے قربانی کر دینے کا نام ہے۔ جو اس رنگ میں مخلصانہ تعلق نہیں پیدا کر سکتا۔ اسے ان انعامات کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ جو اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں"۔ (تفسیر کبیر سورۃ بقرہ کی تفسیر ص ۱۹۵)

پھر فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالےٰ کے اس وعدہ پر ایمان رکھتے ہُوئے مومن دلیر، بہادر اور جری ہوتا ہے۔ وُہ قربانیوں کے وقت عواقب اور انجام سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ جانتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی وحی اس کے لئے ایسا عروہ وثقیٰ ہے۔ کہ اسے پکڑنے کے بعد وُہ ہر دکھ سے محفوظ ہو گیا۔ اگر وُہ جیتا رہا۔ تو دُنیا کا رہنما ہوگا۔ اگر مارا گیا۔ تو خدا تعالےٰ کی محبت کی گود میں۔ پس اسے کس امر کا خوف ہو سکتا ہے"۔ (تفسیر کبیر سورۃ بقرہ [illegible] ص ۳۵۰)

اسلامی تعلیم نے انسان کے لئے جو جو پُرحکمت طریقے اصلاح اور حسن تربیت کی غرض سے مقرر کئے ہیں۔ وُہ ایسے مؤثر اور عجیب الفوائد ہیں کہ ان کے ذریعہ ہر انسان کی عملی زندگی ساری کی ساری ہی قربانی بن جاتی ہے۔ اسلامی تعلیم انسانی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر طبعی حالت کو اپنے تصرف کے تحت لاتی اور اسے درجہ بدرجہ ترقی کی راہ سے روحانیت میں منتقل کرنے کے ساتھ حقیقی قربانی کا نمونہ بناتی ہے۔

انسان کی طبعی حالت ابتداء میں بالکل حیوانوں کی زندگی کے مشابہ پائی جاتی ہے۔ اور اس کا ہر خیال اور ہر قول اور ہر فعل کسی ضابطہ اور نظام سے بے تعلق ہونے سے محض میلان طبیعت کے ماتحت بالکل آزادانہ وقوع میں آتا ہے۔ اسلامی تعلیم ان سب خیالات اور اقوال اور افعال کو جو آوارگی اور آزادی کے ساتھ وقوع میں آنے کے عادی تھے۔ اپنے تصرف سے اپنے تعلیمی پروگرام کے ماتحت ایک نظام کی پابندی سکھاتی ہے۔ اور جس طرح جسم روح کے تابع اپنی حرکت اور سکون میں رُوح کے منشا اور ارادہ کو پورا کرنے کے لئے بطور آلہ کے استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح انسان جب اپنی ہر حرکت اور ہر سکون اور ہر ارادہ اور قول و فعل میں ہر وقت خدا کی مرضی کے ماتحت آلہ کی طرح اس کے منشاء کے مطابق چلتا ہے۔ تو اس وقت اس طرح کی عملی زندگی کے پاک نمونہ سے اس انسان کو مذہب اسلام اپنی تعلیم کے رو سے عبد کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ اور انسان کی زندگی جب عبد کی حیثیت سے ہر آن خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت گزرتی ہے۔ اس وقت انسان مجسم قربانی بن جاتا ہے۔ اور حقیقی قربانی کے انوار اور شعاعیں اس کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر پہلو سے اپنا جلوہ دکھاتے ہیں۔ تب انسان کی سفلی زندگی جو نفسانی جذبات کی اتباع میں اسے اسفل السافلین کے گڑھے میں گرانے والی تھی۔ اب مذہب اسلام کی پاک تعلیم اور پاک نظام کے ماتحت خدا تعالیٰ کی عبودیت اختیار کرنے اور اس کی رضا کی اتباع کرنے سے اعلیٰ علیین کے بلند ترین مقام اور رفیع القدر منزلت پر پہنچانے والی ہو جاتی ہے۔ اور کامل عبد اور کامل مسلم کی زندگی اسی حقیقت حقہ کے ماتحت مجسم قربانی بن جاتی ہے۔

قرآن کریم میں آیت وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ کے رو سے تسخیر کی مخلوقات جو آسمانوں میں ہے یا زمین میں انسانی زندگی کے قیام اور بقا کے ضروری اسباب میں سے قرار دی گئی ہے۔ اور انفسی و آفاقی اسباب جن پر انسانی زندگی کا سہارا ہے۔ ہر آن انسان کے لئے الٰہی قانون اور نظام کے ماتحت قربان ہو رہے ہیں اور نظام عالم کی ہر کڑی اور ہر نوع خلق سلسلہ علل و معلولات اور تعلقات تاثیرات و تاثرات کے تحت تدریج بدرجہ نوع انسانی کے وجود کی تیاری میں لگی ہوئی ہر آن قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ پس جہان سارا جہان اور اس کا ذرہ ذرہ انسان کی خدمات متواترہ بجا لاتے ہوئے ہر وقت قربان ہو رہا ہے۔ اس کا یہ قربان ہونے کا فعل غور کرنے سے خدا تعالیٰ کے انتظام کے ماتحت ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سب قسم کی مخلوق خدا تعالیٰ کی اطاعت میں یہ قربانیاں کر رہی ہے۔ اور اس طرح سے حقیقی محسن اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کے حکم کے ماتحت یہ جہان کی ساری چیزیں انسان کے لئے نعمتیں اور ذریعہ قیام زیست بنی ہوئی ہیں۔

پس جب خدا نے اپنی محسنانہ شان اور کریمانہ نوازش سے اتنی قربانیاں کرنے والی مخلوقات پیدا کی ہے۔ انسان کا حق ہے کہ وہ بھی اپنے کریم اور محسن خدا کا شکر بجا لاتا ہوا اس پر قربان ہو جائے۔ اور جس طرح خدا نے سارے جہان کو اس کے لئے قربانیاں کرنے والا بنایا ہے۔ انسان بھی اپنے مولیٰ کے حضور اپنی قربانی پیش کرے۔ اور اپنی قربانیوں کی راہ سے ترقی کرتا ہوا اپنے خالق معبود مولیٰ تک پہنچ جائے۔ پس اس عالم میں قدرت نے جو نظام قائم کیا ہے وہ یہی ہے۔ کہ ترقیات کے حصول کے لئے قربانیوں کی شاہراہ پر چلنا اختیار کیا جائے آج اس زمانہ میں حکومتیں اس عالمگیر جنگ میں خونریزیوں سے جس طرح کی قربانیوں کا نمونہ دکھا رہی ہیں۔ اور کروڑوں اربوں روپیہ کے سامان حرب کے علاوہ کروڑوں انسانوں کی جانیں قربان ہو رہی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حصول ترقیات کے علاوہ خود حفاظتی کا مقصد بھی کتنی بڑی قربانیوں کو چاہتا ہے جب مادی دنیا کے عارضی مقصد کے لئے دنیا داروں کی قربانی کا یہ حال ہے۔ تو ابدی مقصد کے لئے اپنے خالق مولیٰ کی رضا کی خاطر دین کے فدائیوں اور شیدائیوں کی نسبت تو دنیاوی قربانیوں کے بالمقابل بہت ہی اعلیٰ اور وسیع نمونہ کو چاہتی ہے۔

(۴) اسلام نے تقوے کی شرط جیسے دیگر عبادات کے لئے ضروری قرار دی ہے۔ ویسے ہی قربانی کے لئے بھی ضروری ہے۔ یعنی ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون میں جیسے ایمان بالغیب اور خدا کی راہ میں مال کی قربانی کو ہدایت پانے والے متقی لوگوں کی علامات سے قرار دیا ہے ویسے ہی نماز کو متقیوں کے اتقاء کے ماتحت علامت تقوے ٹھہرایا ہے۔ اور ایسا ہی سورۂ مائدہ میں جہاں اذ قربا قربانا کے ارشاد میں حضرت آدم کے دو بیٹوں کی قربانی کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس بات کا بھی ذکر ہے۔ کہ ایک کی قربانی قبول کی گئی۔ اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اور جس کی قربانی قبول کی گئی۔ اس کے قبول ہونے کی وجہ تقوے قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اسی ذکر کے سلسلہ میں آیت انما یتقبل اللہ من المتقین کو پیش کیا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ قربانی بھی وہی قبول فرماتا ہے جو تقوے کے ساتھ کی جائے۔ تقوے کی شرط اس لئے ضروری ہے۔ کہ قربانی کے عمل میں سے خدا تک پہنچنے والی چیز جو باعث قرب الٰہی ہو سکتی ہے۔ وہ صرف تقوے ہے۔ چنانچہ سورۂ حج میں جہاں قربانیوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں یہی فرمایا ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم یعنی خدا تک تمہاری قربانی کے ذبح ہونے والے جانوروں کے نہ ہی گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی خون اور یہی بات ہے کہ ہرگز نہیں پہنچتے۔ لیکن تقوے کی روح جو مومنانہ اخلاص اور مخلصانہ نیت کے ساتھ قربانی کے عمل میں شامل ہوتی ہے۔ وہی ایک چیز ہے جو خدا تک پہنچتی ہے۔ اور قربانی کرنے والے کو خدا کے حضور پہنچانے سے اس کا مقرب بناتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قربانی کے جانور جو ذبح کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق تین چیزوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تقوے۔ دوسرے گوشت۔ تیسرے خون۔ تقویٰ روحانی چیز ہے جو خدا تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ اور گوشت حلال ہے۔ جو انسانوں خصوصاً مسلمانوں کے کھانے اور استعمال کی چیز ہے۔ اور خون حرام ہے جو طیور اور وحوش وغیرہ جانوروں کی غذا ہے۔ گویا قربانی میں خالق اور مخلوق دونوں کا حصہ ہے۔ جیسا کہ آیت قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین میں للہ رب العالمین کے فقرہ میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ گویا قربانی کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کی دعوت کا نمونہ ہے۔ جس میں خدا کا بھی حصہ ہے۔ جو محض تقوے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور گوشت اور خون اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے فیضان کے ماتحت العالمین کے لئے عام ہے۔ خواہ وہ انسان ہوں جن میں خود قربانی کرنے والوں کا بھی حصہ ہے۔ اور دوسروں کا بھی یا حیوان اور زمین اور زمین کے دوسرے جراثیم کہ خون سے فائدہ اٹھانے والے انسانوں کے سوا وہی ہو سکتے ہیں۔

تقوے کی حقیقت

تقوے کے متعلق جس قدر قرآن کریم نے اپنی تعلیم میں زور دیا ہے۔ اس کا نمونہ کسی اور مذہبی اور الہامی کتاب میں سے ہرگز نہیں ملتا۔ قرآن کریم مسلم انسان کے ہر خیال اور ہر قول اور ہر فعل بلکہ اس کی ہر بات میں تقوے کی تاکید پیش کرتا ہے۔ گویا ہر انسان جو مذہب اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہوتا ہے۔ اسلام اس کی تمام زندگی کو ہی مجسم تقوے بنانا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا بیٹھنا اٹھنا کھانا پینا چلنا پھرنا اور بیت الخلاء سے تعلق رکھنے والا فعل جو بالکل ادنے درجہ کا فعل سمجھا جاتا ہے۔ تقوے کی تعلیم کا دامن وہاں تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم اور ہدایت انسان کے ہر شعبۂ زندگی میں خواہ وہ خالق کے حقوق سے تعلق رکھتی ہو۔ خواہ مخلوق کے حقوق سے اور خواہ تعظیم لامر اللہ کے متعلق ہو۔ خواہ شفقت علیٰ خلق اللہ کے متعلق اپنا پورا پورا تصرف وسعت اور گہرے اثر کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ اور فطرت کے جذبات کو صحیح توازن کے مطابق عمل میں لانے کے ساتھ انسانی ہستی کو تقوے کے رنگ میں رنگین کرتی ہے۔ اور تقوے ہر عمل کی روح ہے حضرت اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی جو قرآن کریم کے تازہ ثمرات سے ہے۔ اس میں بھی تقوے کی اہمیت اس حد تک ظاہر فرمائی گئی ہے۔ کہ ہر عمل کے لئے تقوے کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس کی وحی کے الفاظ مقدسہ حسب ذیل ہیں۔ لایقبل عمل مثقال ذرۃ من غیر التقوٰی۔ یعنی خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عمل بھی خواہ کسی قسم کا ہو تقوے کے بغیر اسے ایک ذرہ بھر بھی قبولیت نہیں دی جاتی۔ اسی طرح ایک منظوم کلام میں حضور اقدس فرماتے ہیں ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

قادیان زعمائے کرام امیدواران امتحان دعوۃ الامیر کی فہرستیں جلد بھجوا دیں

(مہتمم تعلیم)

جناب عبدالرشید خان صاحب مرحوم آف بنارس

ایک غیر احمدی دوست ایم۔ اے جلیل صاحب سب انسپکٹر پولیس فتح پور یو۔پی نے ہمارے ایک مخلص بھائی کے کچھ حالات لکھ کر بھیجے ہیں جنہیں ہم شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"میں بدقسمتی سے نہ تو آپ کے اخبار کا خریدار ہوں۔ اور نہ "احمدی" ہونے کا فخر مجھے حاصل ہے۔ میں آپکے اخبار کے ذریعہ اپنے ایک عزیز ترین بزرگ جناب عبدالرشید خانصاحب احمدی چنگی سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ بنارس (خُلد آشیان) کی یاد تازہ کرنا چاہتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں۔ کہ آپ ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر مجھے موقع شکریہ دیں گے۔

جناب عبدالرشید خان صاحب احمدی مرحوم بنارس کے ایک قدیم شرفاء خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور امراء میں شمار ہوتے تھے۔ خان صاحب میونسپل بورڈ بنارس میں اپنی نیک طبیعت۔ ذہانت۔ لیاقت کے باعث اپنی زندگی کے آخری ایام میں چنگی کے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر مامور رہے۔ مجھے بہت زیادہ مرحوم کی سوانح حیات کا پتہ نہیں۔ اور نہ میں نے اس کی کوشش کی۔ کہ دُوسروں سے سنکر انکی خوبیاں معلوم کروں۔ میں جو کچھ لکھتا ہوں۔ اپنی ذاتی معلومات کی بناء پر لکھتا ہوں۔ مرحوم بنارس کے محلہ مدنپورہ میں قیام پذیر تھے۔

اور اس محلہ کے زمیندار و رئیس اعظم تھے۔ میں بھی اسی محلہ میں، قیام کرتا تھا۔ اور اپنی ملازمت کے سلسلہ سے اس محلہ کا قیام بہت دنوں رکھا۔ مرحوم بہت خاموش پسند بزرگ تھے مجھے شروع میں یہ غلط فہمی رہی کہ مرحوم ایک متکبر انسان ہیں۔ بدیں وجہ مرحوم کی ملاقات کا شرف مجھے جلد نہ حاصل ہو سکا۔ مگر رفتہ رفتہ ان کی انمول خوبیاں مجھ پر روشن ہوتی گئیں۔ آہ وہ دن مجھے ساری عمر یاد رہیگا جب مرحوم نے اپنی موٹر سے اُترتے وقت فرمایا کہ آپ اتنے دنوں سے مدنپورہ میں رہتے ہیں مجھ سے کبھی نہ ملے۔ یہ ۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے۔ میں نے مرحوم سے ملنا شروع کیا۔ اور کیا عرض کروں۔ کہ میں مرحوم کی خوبیوں کا بہت جلد ثنا خواں ہوگیا۔ مرحوم کے بارے میں بنارس کے غیر احمدی مسلمانوں میں یہ شہرہ سُنا کرتا تھا کہ وہ کٹر احمدی ہیں اور مسلمانوں کے کسی اور فرقہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر یہ مرحوم پر بہتان تھا۔ اور میں نے خود دیکھا۔ کہ مرحوم کے دائرہ دولت سے کوئی حاجتمند مایوس واپس نہیں گیا۔ آج اس انمول موتی کے چھن جانے کے بعد بہتیرے اصحاب کو احساس ہوگیا۔ کہ وہ کیسا انمول موتی تھا جو چھین لیا گیا۔ مرحوم کی بہت ساری خوبیوں میں ایک خاص خوبی یہ تھی۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کو بھی خوش رکھنے کی کوشش کرتے تھے اور کبھی ان کی بُرائیاں نہیں کرتے تھے۔ ایکدن

میں نے دریافت کیا۔ خان صاحب آپ ان لوگوں سے کیوں تعلقات رکھتے ہیں جو آپکے دشمن ہیں۔ ہنس کر فرمایا۔ کہ بھائی میں اپنے مذہب کی پابندی کرتا ہوں۔ رسول ؐ کا حکم ہے کہ اپنے خلق کو نہ جلنے دو۔ اسی کی پابندی کرتا ہوں۔ خان صاحب کو خشک کھانسی شروع ہوئی۔ اسی بیماری میں وہ قادیان سالانہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ پنجاب کی آب وہوا نے اس مرض میں اضافہ کیا۔ واپسی پر مرض ترقی کر چکا تھا۔ مرحوم ڈاکٹروں کی رائے سے بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ جہاں گو علاج بہت ہوا۔ مگر رحمت خداوندی انہیں اپنے آغوش میں لینے کو تلی تھی۔ اپنے ۴ بیٹیوں اور ایک صاحبزادہ عبدالسمیع خان سلمہ کو روتا بلکتا چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے سدھار گئے۔ مرحوم کا چہرہ نورانی وفات کے بعد دیکھنے والوں نے دیکھا۔ اللہ کا نور برس رہا تھا۔ اور ایسا معلوم دیتا تھا کہ مرحوم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے ہیں۔ مرحوم غیر احمدی

طبقہ سے الگ تھے۔ مگر غیر احمدی حضرات نے بعد نماز احمدی حضرات ان کے جنازہ کی دوسری نماز پڑھی۔ جو مرحوم کی انتہائی خلق اور ملنساری کا ثبوت ہے۔ وہ سب کے لئے محبوب انسان تھے۔ پاک پروردگار بطفیل محمدؐ وآلِ محمدؐ مرحوم کی رُوح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل۔ ایک شعر پر مضمون ختم کرتا ہوں۔ ؎

تمہیں کہتا ہے مُردہ کون تم زندوں کے زندہ ہو
تمہاری خوبیاں باقی تمہاری نیکیاں باقی!"

تقرر امیر

جماعت احمدیہ سیدوالا کے امیر ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس وہاں سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میاں غلام محمد صاحب کو ۳۰ ۔۱۹۲۹ ۔۱۹ تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ اس کے بعد نیا انتخاب ہوگا۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ آج دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کی سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ تین گھنٹہ کی سرگرم بحث کے بعد کمیٹی نے ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا جو آل انڈیا مسلم لیگ کے آخری کھلے جلسہ میں پیش کیا جائیگا۔ اس ریزولیوشن میں اس امر پر اضطراب کا اظہار کیا گیا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۰۔ اگست کے ریزولیوشن میں برطانی حکومت سے مسلمانوں کے حقوق کے متعلق جو کھلا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق گورنمنٹ نے تاحال کوئی اعلان نہیں کیا بلکہ ہندوستان اور برطانیہ میں حکومت کے ذمہ وار افسروں نے جو تقاریر کیں اور بیانات دئے۔ اُن سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ حکومت اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کرنا چاہتی اور وہ کسی نہ کسی قسم کی فیڈریشن قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ مسلم لیگ کی سبجیکٹ کمیٹی کا یہ اجلاس حکومت پر پُرزور طریق پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اور نتیجۃً جھگڑے بڑھیں گے۔ خون بہیگا اور منافقت ترقی کرے گی۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری گورنمنٹ برطانیہ پر ہوگی۔ آخر میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ ان کی ان تھک کوششوں۔ قربانیوں اور پختہ ارادوں سے ہی پاکستان حاصل ہو سکتا ہے انہیں اپنی تمام طاقت کو مجتمع رکھنا چاہیئے تاکہ وقت پر کام آ سکے۔ کمیٹی نے اس امر کی بھی سفارش کی ہے۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس کراچی میں ہو۔

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ آج چھ بجے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ مسٹر جناح نے مسلمانوں کی اقتصادی ترقی کے متعلق تقریر کی۔ اور ایک ریزولیوشن پر غور کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ گذشتہ دنوں فیڈرل کورٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۶ کو ناجائز قرار دے دیا تھا۔ آج حکومت ہند نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے رُو سے وہ تمام ضروری اختیارات پھر حاصل کر لئے ہیں جو اس دفعہ کے ماتحت فیڈرل کورٹ نے ناجائز قرار دے دئے تھے۔

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ ہندوستانی کمان کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اراکان کی لڑائی کی حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ بوتھیڈانگ کے شمال میں کل سے دشمن ہماری چوکی پر حملہ کر رہا ہے۔ اور لڑائی جاری ہے دشمن کی تین موٹر لاریاں برباد کر دی گئی ہیں۔ کچھ جاپانی سپاہیوں کا بھی صفایا کر دیا گیا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے ایک پل پر حملہ کر کے اسے توڑ پھوڑ دیا۔ بمباروں کے ایک اور دستہ نے دشمن کی فوجوں پر بم برسائے۔ ریلوے یارڈوں کی بھی خبر لی گئی۔ اس حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ایک جنگی نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ ٹیونیشیا میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے اتنی بھیانک لڑائی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ چالیس میل لمبے مورچہ پر برطانیہ کی آٹھویں فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔ جنرل منٹگمری کے بائیں بازو پر فرانسیسی دستہ نے جبل منصور پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ مڈل ایسٹ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہفتہ کو ہمارے بھاری بمبار نیپلز پر جا دھمکے اور انہوں نے ریلوے سٹیشنوں۔ فولاد کے کارخانوں اور جہازی کارخانوں پر بم برسائے۔ اٹلی اور یونان کے درمیانی علاقہ میں بھی سرگرمی دکھائی۔ دشمن کے ایک جہاز کو آگ لگا دی۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوا باز سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس آ گئے

ماسکو ۲۶ اپریل۔ آج دوپہر کے رُوسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رُوسی مورچہ کی لڑائی کی حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ کل جنرل میکارتھر کے بمباروں نے نیوگنی میں دشمن کے چھ اڈوں پر کامیاب حملہ کیا۔

کلکتہ ۲۶ اپریل۔ آسام میں زیادہ سے زیادہ اناج پیدا کرنے کے لئے حکومت نے ۱۶ لاکھ روپیہ کی ایک سکیم منظور کی ہے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ شمالی افریقہ میں اتحادی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کی پیدل فوج نے سیدی میدان پر قبضہ کر لیا ہے یہ گاؤں مجز الباب سے آٹھ میل مشرق میں واقع ہے۔ حملہ وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا۔ اور آخری حملہ میں سنگینوں سے کام لیا گیا تھا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ محاذِ ٹیونس کے وسطی حصہ میں برطانی فوج نے دو پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ پہاڑیاں بوارادا کے شمال مشرق میں پانچ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیواک سے تین سو میل شمال میں ایک بڑے جاپانی جہازی قافلہ پر حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ شمالی افریقہ میں اتحادی افواج کے مستقر سے اعلان کیا گیا ہے کہ وسطی اور شمالی محاذ پر گھمسان کی لڑائی کے بعد برطانی اور امریکی فوج نے مورچے مستحکم کر لئے ہیں۔ جنوبی محاذ پر آٹھویں فوج نے دن بھر محوریوں پر دباؤ جاری رکھا اور ۲۳ و ۲۴ اپریل کی رات کو مزید پیشقدمی کی۔

لنڈن ۲۶ اپریل۔ ٹیونیشیا سے تازہ آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانسیسی فوجوں نے جبل منصور پر قبضہ کرنے کے بعد بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب جاری رکھا۔ کل فرانسیسی فوجیں پانڈوفاس کے علاقہ میں داخل ہو گئیں۔ شہر سے وہ اب صرف ساڑھے تین میل دور رہ گئی ہیں۔ وادی کبیر کے مشرقی پہاڑی علاقہ میں انہوں نے دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اس مقابلہ میں بہت سے سپاہی فرانسیسیوں کے قبضہ میں آئے۔ مجز الباب کے درمیانی علاقہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ایک ایک دن میں ہماری توپیں ایک ایک لاکھ گولے دشمن پر پھینکتی ہیں۔ برطانی فوج گذشتہ دو دنوں میں دو میل اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اور اس نے ارد گرد کی پہاڑیوں کو دشمنوں سے خالی کرا لیا ہے

لنڈن ۲۶ اپریل۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ایک تازہ اعلان میں اس نقصان کی تفصیل بتائی گئی ہے جو یکم فروری سے ۱۵ اپریل تک دشمن کو برداشت کرنا پڑا۔ اس عرصہ میں دشمن کے ۴۶ ہزار آدمی مارے گئے یا گھائل اور گرفتار ہوئے ۲½ سو ٹینک برباد کر دئے گئے۔ یا ان پر قبضہ کر لیا گیا۔ دشمن کی ۳ ہزار موٹر لاریاں۔ ۲۵۳ توپیں اور ایک ہزار ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ ۳۴۲ جہاز ڈبو دئے گئے۔ اور ۳۵ کو نقصان پہنچایا گیا۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۱۵ اپریل کے بعد ٹیونیشیا میں سخت لڑائیاں ہوئیں جن میں دشمن کو مزید نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ کل آل انڈیا مومن کانفرنس کا آٹھواں سالانہ جلسہ مسٹر ظہیر الدین کی صدارت میں ہوا۔ ۱۵ ہزار مومن شریک ہوئے۔ مسٹر ظہیر الدین نے مسلم لیگ کے اس دعوے کو جھوٹا بتایا کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ ساڑھے چار کروڑ مومن اس میں شامل نہیں۔ اور نہ وہ پاکستان کے حامی ہیں

ماسکو ۲۷ اپریل۔ روسی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس نے حکومت پولینڈ سے اپنے سیاسی تعلقات قطع کر لئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر